

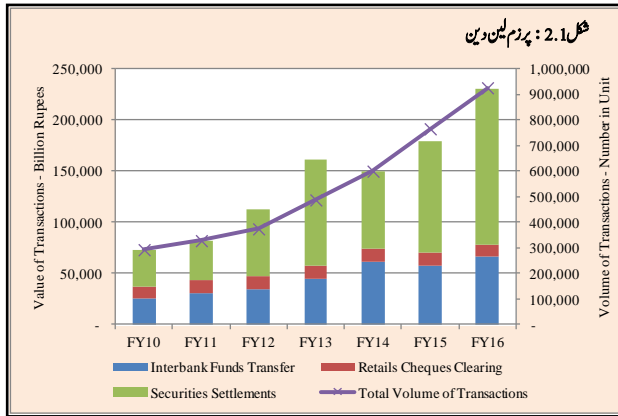
2 نظام ادائیگی

ملک میں ایک جدید اور جسمیم نظام ادائیگی کی تشکیل دوران سال اپنائے گئے 'ایس بی پی وژن 2020' کے اہم اسٹریٹجک مقاصد میں سے ایک ہے۔ اس اسٹریٹجک مقصد کو چار تدبیری اہداف میں تقسیم کیا گیا ہے، یعنی (i) پاکستان کے ادائیگی کے قومی نظاموں کا خاکہ تیار کرنا، (ii) ادائیگیوں، کلیئرنگ اور چیکٹائیوں کے انفراسٹرکچر کو جدید بنانا تاکہ کارکردگی، تحفظ، لاگت اور رسائی کو بہتر بنایا جاسکے، (iii) مالی منڈیوں کے انفراسٹرکچر کے لیے ایک متحرک ضوابطی اور نگران فریم ورک کا نفاذ، (iv) زیر گردش نوٹوں اور سکوں کے معیار، سیکورٹی اور مقدار کو برقرار رکھنا۔ اس کے علاوہ ہر تدبیری ہدف کے لیے کلیدی سرگرمیاں متعین کی گئی ہیں تاکہ ایس بی پی وژن 2020 میں بیان کیے گئے ادائیگی کے ایک جسمیم نظام کی تشکیل کی طرف رواں طریقے سے پیش رفت جاری رکھی جائے۔

عام لوگوں کو برقی / ڈیجیٹل ادائیگیاں اپنانے میں سہولت دینے کی غرض سے ایک دوطرفہ حکمت عملی بنائی گئی ہے۔ حکمت عملی کا پہلا حصہ یہ ہے کہ تین مختلف سطحوں پر انفراسٹرکچر کو توسیع دی جائے جو کہ برقی ادائیگی کے آلات (جیسے کارڈ اور والٹ)، رسائی کے مقامات (جیسے ای ٹی ایم، پوائنٹ آف سیل اور موبائل آلات) اور ادائیگی کے مرکزی پروسیسرز (جیسے سوئچ اور گیٹ وے) ہیں۔ حکمت عملی کے دوسرے حصے میں ضوابطی اور نگران فریم ورک مستحکم بنانے پر توجہ دی جائے گی تاکہ ادائیگی کے ان انفراسٹرکچر کے تحفظ اور مضبوطی کو یقینی بنایا جائے۔ اس کے نتیجے میں صارفین کا ادائیگی کے ان متبادل طریقوں پر اعتماد اور بھروسہ بڑھے گا اور ان کے استعمال میں اضافہ ہو گا۔ نیز نظام ادائیگی کی ایک جامع حکمت عملی بھی تشکیل دی جا رہی ہے تاکہ ملک میں ادائیگی کا ایک جسمیم، کم لاگت، موثر، محفوظ اور ہر جگہ موجود انفراسٹرکچر بنایا جائے۔

2.1 بڑی مالیت کی ادائیگی کا نظام (پرزم)

پاکستان کے بروقت مجموعی چیکٹائی کے نظام کو "پاکستان ریکل ٹائم انٹرنیٹک سیٹلمنٹ میکانزم" (مختصر پرزم) کہتے ہیں جسے مالی اداروں کی طرف سے بڑی مالیت کی رقوم کی بین البینک منتقلی کے ساتھ ساتھ سرکاری تمسکات اور کاغذی وثیقہ جات کے لین دین کے تصفیے کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ اس وقت پرزم کے 43 براہ راست شرکا میں 34 بینک، 7 ترقیاتی مالی ادارے، ایک خرد مالکاری بینک اور سینٹرل ڈپازٹری کمپنی شامل ہے۔

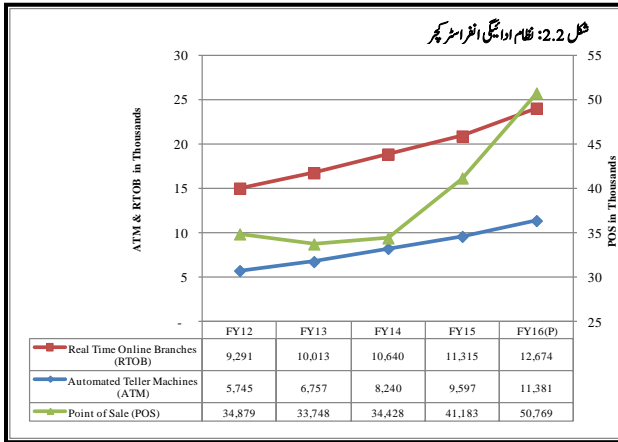


اپنے آغاز یعنی 2008ء سے پرزم کے ذریعے لین دین کے حجم اور مالیت میں اضافے کا رجحان دیکھا جا رہا ہے جو ثابت کرتا ہے کہ مالی اداروں نے اپنے بڑی مالیت کے لین دین کے لیے اس نظام کو اپنایا ہے۔ م س 15ء کے دوران پرزم سے 179.6 ٹریلین روپے مالیت کی رقوم پراسیس ہوئیں جو م س 16ء میں 231.7 ٹریلین روپے تک جا

پہنچیں، جو 29 فیصد اضافہ ہے۔ اس کے مقابلے میں ان سودوں کا حجم م س 15ء کے 766 ہزار سے 21 فیصد بڑھ کر م س 16ء میں 930 ہزار ہو گیا (شکل 2.1)۔

پرزم کے ذریعے صارفین کی رقوم کی منتقلی کے فروغ کے لیے تمام شریک بینکوں کو ہدایت کی گئی کہ وہ اپنی برانچوں میں ایام کار پر صبح 9 بجے سے سہ پہر 3 بجے تک پرزم کی متعلقہ سہولت کی دستیابی کو یقینی بنانے کے لیے فوری اقدامات کریں اور اخبارات کے ذریعے عام لوگوں میں اس سہولت کے استعمال کے حوالے سے آگاہی پھیلائیں۔ اس کے علاوہ بینکوں کے مرکزی بینکاری سسٹمز اور پرزم کے درمیان اسٹریٹ-تھر-پراسیڈنگ (ایس ٹی پی) کی استعداد فعال کرنے کے لیے ہدایات جاری کی گئیں۔ اس طرح بینکوں کے صارفین کی بڑی مالیت کی ادائیگیاں بین الینک مارکیٹ میں بروقت طریقے سے منتقل ہو سکیں گی، اور اس طرح چیک اور ادائیگی کے دیگر کاغذی آلات کا محفوظ متبادل مہیا ہو سکے گا۔

پاکستان ری بی ٹی نیٹس انی شی ایٹو (پی آر آئی) کے اختطامات کے تحت ترسیلات کی پاکستان میں بین الینک منتقلی کو یقینی بنانے کے لیے پرزم سسٹم میں ایم ٹی 102 نوعیت کے پیغام



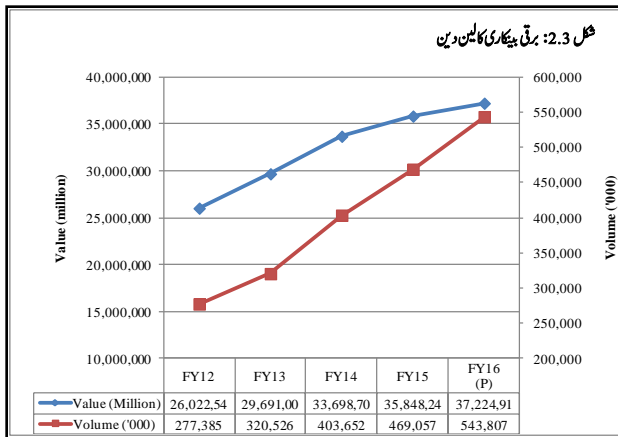
کے بلا معاوضہ استعمال کی اجازت دی گئی تھی۔ بیرون ملک سے رقوم وصول کرنے والے بینکوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ استفادہ کنندہ بینکوں کو رقم کی فوری منتقلی کے لیے یہ سہولت استعمال کریں جبکہ استفادہ کنندہ بینکوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ پرزم کے ذریعے رقوم وصول کرنے کے بعد استفادہ کنندہ کھاتوں میں اس کی بروقت منتقلی کو یقینی بنائیں۔ بڑی مالیت کی ادائیگی کے نظام میں جو داخلی نظامیاتی خطرات ہوتے ہیں ان سے نمٹنے کے لیے سال کے دوران پرزم کا سسٹم اپ گریڈ کرنے کا منصوبہ شروع کیا گیا تاکہ اسے مزید جسیم، قابل بیٹائش اور قابل بھروسہ بنایا جائے۔ یہ اپ گریڈیشن م س 17ء کے دوران مکمل ہوگی۔

2.2 خردہ ادائیگی کے انفراسٹرکچر کی تشکیل

ایک محفوظ، کارگزار اور ہر جگہ موجود خردہ نظام ادائیگی نہ صرف عہدگی سے کام کرنے والے اور نمونہ پر مالی شعبے کے لیے لازمی شرط ہے بلکہ مالی شمولیت کو فروغ دینے کا ایک اہم ذریعہ بھی ہے۔ چنانچہ اسٹیٹ بینک ملک میں ڈیجیٹل ادائیگیاں کو خردہ سطح تک رواج دینے کے لیے پُر عزم ہے تاکہ ملک بھر میں آبادی کے تمام طبقوں تک مالی خدمات کی موثر فراہمی ممکن بنائی جائے۔

2.2.1 خردہ ادائیگیوں میں پیش رفت

خردہ ادائیگیوں کی مالیت چھوٹی لیکن تعداد یا حجم بہت زیادہ ہوتا ہے کیونکہ عام افراد اشیاء اور خدمات کی روزمرہ خریداریوں کی ادائیگیوں کے دوران ادائیگی کے خردہ



طریقے استعمال کرتے ہیں۔ پاکستان میں نقد رقم خوردہ ادائیگی کا اب بھی ایک بڑا ذریعہ ہے، اگرچہ غیر نقد برقی اور بذریعہ کارڈ ادائیگیاں تیزی سے بڑھ رہی ہیں۔ اسٹیٹ بینک چونکہ نظام ادائیگی کا ضابطہ ساز ادارہ ہے اس لیے وہ نظام ادائیگی کی کارگزاری کو بہتر بنانے کے لیے برقی اور بذریعہ کارڈ ادائیگیوں کے استعمال کو فروغ دے رہا ہے۔

جدول 2.1: ادائیگی اور قسطی کے نظام						
171	م 12ء	م 13ء	م 14ء	م 15ء	م 16ء	مرکب سالانہ شرح منفعید
1۔ کاغذی و شبیہ جات (چیک، بے آرڈر، ڈیمانڈ ڈرافٹ اور دیگر)						
سودوں کی تعداد	357.00	359.00	362.04	361.59	339.72	-1.01
سودوں کی مالیت	99.00	107.00	115.16	127.16	134.41	6.36
2۔ برقی بینکاری اور اس کے اجزاء						
سودوں کی تعداد	277.38	320.53	403.65	469.06	543.81	14.41
سودوں کی مالیت	26.02	29.69	33.71	35.85	37.22	7.42
3۔ بروقت آن لائن بینکاری (آر ٹی او بی)						
سودوں کی تعداد	83.07	89.06	98.49	113.80	135.36	10.26
سودوں کی مالیت	24.00	27.10	30.20	31.60	32.34	6.17
4۔ اسے ٹی ایم						
سودوں کی تعداد	166.16	199.78	258.48	300.25	342.88	15.59
سودوں کی مالیت	1.60	2.00	2.60	3.20	3.68	18.31
5۔ پوائنٹ آف سل (پی او ایس)						
سودوں کی تعداد	17.45	17.31	24.29	32.11	39.22	17.59
سودوں کی مالیت	80.00	87.00	124.61	172.14	199.75	20.05
6۔ انٹرنیٹ بینکاری						
سودوں کی تعداد	6.93	9.59	15.55	16.00	18.99	22.36
سودوں کی مالیت	365.00	498.82	675.60	797.65	880.47	19.23
7۔ موبائل بینکاری						
سودوں کی تعداد	3.12	4.15	6.17	6.14	6.64	16.29
سودوں کی مالیت	12.00	27.02	67.44	106.89	112.53	55.85
8۔ کال سینٹر اور آئی وی آر بینکاری						
سودوں کی تعداد	663.00	639.23	666.01	765.56	714.81	1.51
سودوں کی مالیت	7.00	8.15	9.54	9.52	10.11	7.10
9۔ تعداد:						
i۔ آن لائن برانچیں	9.29	10.01	10.64	11.32	12.67	6.41
ii۔ اسے ٹی ایم	5.75	6.76	8.24	9.60	11.38	14.65
iii۔ کریڈٹ کارڈ	1.20	1.20	1.33	1.37	1.45	3.33
iv۔ ڈیبٹ کارڈ	16.00	20.20	23.06	25.02	27.41	11.39
v۔ پوائنٹ آف سل	34.88	33.75	34.43	41.18	50.77	7.80

عہدہ 30 جون 2016 تک

برقی لین دین کی مالیت اور حجم دونوں میں گزشتہ چند برس کے دوران نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ زیر جائزہ سال کے دوران برقی لین دین کی مالیت اور حجم بالترتیب 37 ٹریلین روپے اور 550 ملین ہو گیا۔ اسی طرح اس لین دین کو پراسیس کرنے والے انفراسٹرکچر (جیسے اے ٹی ایم اور پی او ایس مشین) میں مستقل نمو ہوتی رہی ہے۔ جیسا کہ شکل 2.2 سے ظاہر ہے، م س 12ء سے اے ٹی ایم نیٹ ورک میں تقریباً 100 فیصد اور پی او ایس نیٹ ورک میں 46 فیصد نمو ہوئی ہے۔ اس دوران برقی بینکاری کے لین دین میں بلحاظ حجم 96 فیصد اور بلحاظ مالیت 43 فیصد اضافہ ہوا۔ نظام ادائیگی کی تفصیلی شماریات جدول 2.1 میں دی گئی ہیں۔

2.2.2 ملکی ادائیگی کی اولین اسکیم 'پے پاک' کا آغاز

غیر رقی ادائیگی (cash-less payments) کے فروغ میں بڑی رکاوٹیں یہ ہیں: بذریعہ کارڈ ادائیگی کی نسبتاً کم قبولیت، اور اس طریقہ ادائیگی میں بلند لاگت خصوصاً مرچنٹ ڈسکاؤنٹ کے بلنڈریٹ (ایم ڈی آر) کی صورت میں۔ جو لوگ اپنے کارڈ کے ذریعے خریداری کرنا چاہتے ہیں انہیں اپنی اشیاء کی لاگت کے علاوہ ایم ڈی آر بھی ادا کرنا پڑتا ہے۔ پاکستان میں صارفین کو کم قیمت اور آزادانہ حل پیش کرنے کے لیے پاکستان میں 'ون لنک' (پرائیویٹ) لمیٹڈ، کو ملکی ادائیگی کا اولین کارڈ 'پے پاک' شروع کرنے کی اجازت دی گئی۔ اس ملکی کارڈ کے ذریعے اندرون ملک لین دین معین راستے پر ڈالا جائے گا، ریکارڈ ہو گا اور اس کا تصفیہ ہو گا۔ یہ اجرا کنندہ بینکوں، دکان داروں، اور آخر کار صارفین کے لیے نہایت مفید ہو گا اور اس لیے یہ بذریعہ کارڈ ادائیگیوں کے فروغ اور قبولیت عامہ کے لیے مددگار ثابت ہو گا۔ کارڈ 'پے پاک' کے اجرا کے لیے کئی بینکوں کی ون لنک کے ساتھ بات چیت حتمی مراحل میں ہے، قوی امکان ہے کہ چند ایک بینک م س 17ء کے دوران ہی ملکی ادائیگی کے یہ کارڈ جاری کر دیں گے۔

2.2.3 خرد مالکاری بینکوں کے لیے 'نفٹ' کی رکنیت

'نفٹ' سسٹم کے ذریعے کلیئر کیے گئے چیکوں کا ملک گیر کثیر طرفی خالص تصفیے کی بنیاد پر پرمز میں تصفیہ کیا جاتا ہے۔ 'نفٹ' کی براہ راست رکنیت کو پرمز کی رکنیت کے ساتھ منسلک کر دیا گیا ہے تاکہ کلیئرنگ نیٹز کے تصفیہ طلب رہ جانے سے جو نظامیاتی خطرات وابستہ ہیں ان سے نمٹا جاسکے۔ خرد مالکاری بینک چونکہ کلیئرنگ ہاؤس کے بالواسطہ رکن ہیں اس لیے انہیں اپنے صارفین کے لیے، خصوصاً دور دراز علاقوں میں رقوم کی وصولی میں تاخیر کا سامنا ہورہا تھا۔ اس مسئلے کے حل کی غرض سے خرد مالکاری بینکوں کو 'نفٹ' کی براہ راست رکنیت دینے کا ایک طریقہ کار وضع کیا گیا اور اس پر دوران سال تمام متعلقہ فریقوں کی مشاورت سے عمل درآمد کیا گیا۔ اس اقدام سے خرد مالکاری بینکوں کے بزنس میں مزید ترقی ہوگی اور وہ ان کم آمدن طبقوں اور چھوٹے کاروبار کرنے والوں کی بہتر خدمت کے قابل ہوں گے جو کمرشل بینکوں سے بڑی حد تک دور ہیں یا انہیں ناکافی خدمات مل رہی ہیں۔

2.2.4 پری پیڈ کارڈ کے لیے ضوابط

پری پیڈ کارڈ کا اجرا دنیا بھر میں تیزی سے نمو پذیر کاروبار ہے۔ عام طور پر یہ کارڈ کم مالیت کی خریداریوں کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں اور انہیں بینک اکاؤنٹ بھی درکار نہیں ہوتا۔ صارف کسی بھی بینک کی رانچ میں یا کسی بینک کے مجاز فروخت کار (seller) کے پاس جا کر پری پیڈ کارڈ خرید سکتا ہے۔ پاکستان میں پری پیڈ کارڈ کئی مقاصد کے لیے استعمال کیے جا رہے ہیں جن میں دیگر کے علاوہ معاوضے کی ادائیگی، سفر، حج، عمرہ اور تعلیم شامل ہیں۔ چنانچہ ایسے کارڈز کے اجرا اور استعمال سے متعلق معیاری ضوابط کی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے دوران سال "پری پیڈ کارڈز کے لیے ضوابط" جاری کیے گئے تاکہ ایسے کارڈز کے تمام موجودہ اور آئندہ اجرا کنندگان کو یکساں اور سازگار مواقع میسر آئیں۔ ان ضوابط کی تیاری میں بین الاقوامی سفارشات جیسے ایف اے ٹی ایف کا لحاظ رکھا گیا ہے تاکہ منی لانڈرنگ اور دہشت گردی کی مالی مدد جیسے خطرات کم کیے جائیں۔

2.2.5 مالی مصنوعات کی معیار بندی

چیک، پے آرڈر، ڈیمانڈ ڈرافٹ وغیرہ جیسی مالی مصنوعات (articles) میں یکسانیت اور معیار لانے اور ان کی جعل سازی کا خطرہ کم کرنے کی غرض سے دوران سال ان مصنوعات کی معیار بندی کا کام شروع کیا گیا چنانچہ مذکورہ مصنوعات کا معیاری ڈیزائن اور حفاظتی خواص متعارف کرائے گئے۔ اس معیار بندی سے اور حفاظتی خواص بڑھانے سے ایک طرف ان مصنوعات میں دھوکہ دہی کا خطرہ کم ہو گا، اس کے ساتھ ساتھ ان کی پراسسنگ کے لیے خود کار نظام نافذ کرنا بھی آسان رہے گا۔

2.2.6 خردہ ادائیگیوں کے انفراسٹرکچر کی سلامتی بڑھانا

بینکاری اور ادائیگی کے واسطوں پر سائبر حملے حالیہ برسوں میں بڑھ گئے ہیں۔ اسٹیٹ بینک مالی نظام کی حفاظت اور سلامتی کو یقینی بنانے کے لیے بینکوں کو آئی ٹی سسٹمز کی سیکورٹی بہتر بنانے سے متعلق ہدایات جاری کرتا رہا ہے۔ بینٹ کارڈز کی سیکورٹی اور انٹرنیٹ بینکاری سے متعلق ہدایات کے دو اہم مجموعے سال کے دوران جاری کیے گئے۔ بینٹ سسٹمز اینڈ الیکٹرانک فنڈز انسفرز ایکٹ 2007ء کے تحت جاری کردہ ریگولیشنز فار بینٹ کارڈ سیکورٹی، میں پاکستان میں بینٹ کارڈ کے محفوظ آپریشنز کے بارے میں مطلوبہ کم از کم آپریشنل، انتظامی، تکنیکی اور طبعیاتی حفاظتی اقدامات تجویز کیے گئے ہیں۔ یہ ضوابط بہترین بین الاقوامی روایات اور معیارات کے مطابق ہیں اور ان کا اطلاق ان تمام مالی اداروں، بینٹ سسٹم آپریٹرز اور بینٹ سسٹم پرووائڈرز پر ہوتا ہے جو پاکستان میں بینٹ کارڈز کے اجرا، حصول اور پراسسنگ سے وابستہ ہیں۔ البتہ سماجی تبدیلی کے حوالے سے کارڈز مثلاً بینظیر انکم سپورٹ پروگرام کارڈز پر ان ضوابط کا اطلاق نہیں ہوتا۔ اسی طرح سال کے دوران جاری کردہ ریگولیشنز فار سیکورٹی آف انٹرنیٹ بینکنگ، میں بینکوں سے تقاضا کیا گیا ہے کہ وہ ایک باضابطہ انٹرنیٹ بینکنگ سیکورٹی فریم ورک تیار کریں جس میں بہترین بین الاقوامی روایات کے مطابق انتظامی، تکنیکی اور طبعیاتی حفاظتی اقدامات شامل کیے جائیں۔ ان ضوابط سے انٹرنیٹ بینکنگ کے حفاظتی انفراسٹرکچر میں مطلوبہ بہتری آئے گی جس سے ملک میں انٹرنیٹ بینکنگ خدمات کے پھیلاؤ میں تیز رفتاری آئے گی۔

2.2.7 ڈیٹا کے حصول اور تبدیلی میں بہتری

نظام ادائیگی میں رجحانات کے بارے میں بروقت معلومات کی فراہمی کے لیے اسٹیٹ بینک ملک میں ادائیگی کے مختلف واسطوں اور آلات کے بارے میں ڈیٹا اکٹھا کر کے اسے مرتب کرتا ہے اور عوام کے ملاحظے کے لیے اسے پیش کرتا ہے۔ اس کے علاوہ اسٹیٹ بینک یہ ڈیٹا نگرانی کے مقصد سے بھی استعمال کرتا ہے۔ حال ہی میں تفصیلی بحث مباحثے اور سوچ بچار کے بعد ڈیٹا رپورٹنگ کے نئے خاکے (templates) جاری کیے گئے جن میں مزید متغیرات کا احاطہ کیا گیا ہے تاکہ بینکوں اور ادائیگی کی خدمات فراہم کرنے والے دوسرے اداروں سے تمام واسطوں اور نظام ادائیگی کے شرکاء کے بارے میں تفصیلی معلومات اکٹھی کی جائیں۔ اس سے اسٹیٹ بینک کو ادائیگی کے واسطوں اور آلات کی فعال نگرانی میں مدد ملے گی جبکہ وہ ملک کے نظام ادائیگی کے رجحانات اور پیش رفت کے بارے میں اضافی معلومات بھی مہیا کر سکے گا۔

2.3 سرکاری وصولیوں اور ادائیگیوں کی کارگزاری بہتر بنانا

سرکاری وصولیوں اور ادائیگیوں کے نظام کی کارگزاری میں بہتری لانا اسٹیٹ بینک کے وژن 2020ء کا اہم جز ہے۔ اس کے لیے ٹیکس دہندگان کو ٹیکس ادا کرنے کے مختلف ذرائع مہیا کیے جائیں گے اور اطلاعاتی اور ابلاغی ٹیکنالوجی میں ہونے والی جدت طرازی اور ترقی کا ہر ممکن استعمال کیا جائے گا۔ عام لوگوں کو ٹیکس ادا کرنے کی طریقوں میں تنوع سے متعارف کرانے کے پہلے قدم کے طور پر دوران سال حکومت پنجاب کے ٹیکس اور ڈیوٹیاں جمع کرنے کے لیے نیشنل بینک کے علاوہ بینک آف پنجاب کو بھی اسٹیٹ بینک کے

ایجنٹ کے طور پر کام کرنے دیا گیا۔ یہ پہلا موقع ہے کہ اسٹیٹ بینک نے نیشنل بینک کے علاوہ کسی اور بینک کو اپنا ایجنٹ مقرر کیا، اور بینک آف پنجاب کے اس تجربے کی بنیاد پر دوسرے کمرشل بینکوں کو بھی سرکاری ٹیکس اور ڈیوٹیاں اکٹھا کرنے کے لیے زیر غور لایا جاسکتا ہے۔ اس تنوع کا مقصد ٹیکس دہندگان کو سہولت دینا اور حکومت کی بینکاری سرگرمیوں میں اشد ضروری مسابقت پیدا کرنا ہے تاکہ کارگزاری اور صارف کی خدمت کا معیار بہتر بنایا جائے۔

اسی طرح سرکاری ادائیگیوں کی پراسسنگ میں استعداد بڑھانے کے لیے پفر (پی آئی ایف آر اے)¹ کے تیار کردہ 'ای چیک ری کنسیلی ایشن سسٹم' کو تجرباتی بنیاد پر ایس بی پی بی ایس سی اسلام آباد میں نافذ کیا گیا۔ اس مقصد سے ایس بی پی بی ایس سی اسلام آباد اور اے جی پی آر کے درمیان مخصوص فائبر آپٹک لائن چھائی گئی۔ اے جی پی آر اور ایس بی پی بی ایس سی اسلام آباد کے درمیان اس ربط کے ذریعے ملک بھر میں ایس بی پی بی ایس سی کے تمام دفاتر اے جی پی آر سے منسلک ہو گئے ہیں۔ اسلام آباد میں اس تجرباتی منصوبے کی کامیابی کے بعد چاروں صوبائی دارالحکومتوں میں ایس بی پی بی ایس سی کے دفاتر میں یہ سسٹم نافذ کر دیا گیا۔ ایس بی پی بی ایس سی کے دوسرے دفاتر میں اس سسٹم کے نفاذ پر کام جاری ہے اور م س 17ء کے دوران مکمل ہو جائے گا۔ حکومت کی بینکاری سرگرمیوں کے ایک اہم ایجنٹ نیشنل بینک آف پاکستان کو بھی اس کی اُن تمام برانچوں میں اس سسٹم کے نفاذ پر آمادہ کیا جا رہا ہے جو سرکاری ادائیگیوں سے نمٹتی ہیں۔ مینوئل شیڈول سے چیک کے نمبروں کو خود تلاش کرنے کی دقت اس سسٹم کی مدد سے دور ہو جاتی ہے، نیز یہ سسٹم اسٹیٹ بینک / نیشنل بینک اور اے جی پی آر / خزانے کے صوبائی محکموں کے مابین تصفیے کے مسائل بھی حل کر دیتا ہے۔ اس سے سرکاری ادائیگیوں میں دھوکہ دہی کے امکانات بھی کم ہو جائیں گے۔ ملک بھر میں ایس بی پی بی ایس سی کے دفاتر میں 'ای چیک ری کنسیلی ایشن سسٹم' کے نفاذ کا آغاز سرکاری ادائیگیوں میں کاغذی چیک کا استعمال کم سے کم کرنے کے اسٹیٹ بینک کے منصوبوں کی جانب ایک قدم ہے تاکہ سرکاری ہدایت موصول ہوتے ہی رقوم استفادہ کنندگان کے بینک کھاتوں میں براہ راست منتقل کر دی جائیں۔

2.4 نظام ادائیگی میں علاقائی / بین الاقوامی تعاون

سارک پیمنٹ کونسل (ایس پی سی) کا سیکرٹریٹ اس وقت اسٹیٹ بینک آف پاکستان میں قائم ہے۔ ایس پی سی سارک خطے میں ادائیگی اور تصفیے کے نظاموں میں بہتری لانے کے 'سارک فنانس' گروپ کے وژن پر عمل پیرا ہے۔ رکن ملکوں میں (باری باری کی بنیاد پر) اب تک ایس پی سی کے 17 اجلاس منعقد ہو چکے ہیں۔ اسٹیٹ بینک اس کا سیکرٹریٹ ہونے کی حیثیت سے اجلاسوں اور دیگر سرگرمیوں کا اہتمام کرنے میں میزبان ملک کے ساتھ اشتراک رکھتا ہے۔ م س 16ء کے دوران سیکرٹریٹ نے درج ذیل سرگرمیاں کرائیں:

- ایس پی سی کا 17واں اجلاس 3 دسمبر 2015ء کو کاکس بازار، بنگلہ دیش میں ہوا۔ اجلاس میں رکن ملکوں نے ایس پی سی کے روڈ میپ پر ہونے والی پیش رفت کا جائزہ لیا اور اس بات پر اطمینان کا اظہار کیا کہ سیکرٹریٹ نے ورکشاپس اور سیمیناروں کے ذریعے معلومات اور مہارتیں منتقل کرنے میں پیش قدمی کی۔ اس فورم پر حالیہ مسائل، اور پیمنٹ سسٹم ٹیکنالوجی، سیکورٹی، ورچوئل کرنسیوں اور سارک خطے میں مالی شمولیت سے متعلق پیش رفت جیسے معاملات بھی زیر بحث آئے اور ممکنہ حل تلاش کیے گئے۔ اجلاس نے سنگل ہارمنائزڈ پیمنٹس میکانزم (ایس ایچ پی ایم) اور سارک ملکوں کے لیے پیمنٹ سسٹمز رسک میٹرکس پر تصوری مقالے کے مسودے پر بھی غور کیا، جسے

¹ پروجیکٹ ٹوامپروو فنانشل رپورٹنگ اینڈ آڈٹنگ

- سیکرٹریٹ نے اس مقصد سے تیار کیا تھا کہ خطے کے مرکزی بینکوں کو ادائیگی کے نظاموں کے شعبے میں جن خطرات کا سامنا ہے ان کے اسباب کا جائزہ لیا جائے۔ دسمبر 2016ء کے اختتام تک سیکرٹریٹ ریزرو بینک آف انڈیا کو منتقل ہو جائے گا۔ ایس پی سی کا 18 واں اجلاس اکتوبر 2016ء میں مالدیپ میں ہونا ہے۔
- سیکرٹریٹ نے بنگلہ دیش میں 17 ویں اجلاس کے موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ایس پی سی کا تیسرا سیمینار منعقد کیا اور ریزرو بینک آف آسٹریلیا اور نیشنل پیمنٹس کونسل آف انڈیا سے ماہرین کو ”ورچوئل کونفرنس“ اور ”سائبر سیکورٹی اینڈ پیمنٹ سسٹمز“ پر گفتگو کے لیے مدعو کیا۔
- اسٹیٹ بینک آف پاکستان نے سارک خطے میں کرسپائنٹ بینکنگ اور پیمنٹ سسٹمز پر ایک سیمینار بھی سارک کے رکن ملکوں کے مرکزی بینکاروں کے لیے مارچ 2016ء میں اسلام آباد میں منعقد کیا۔

2.5 انتظام کرنسی کی حکمت عملی پر عملدرآمد

برقی ادائیگیوں کے فروغ اور اس کو سہل بنانے کے جسیم انفراسٹرکچر کی تشکیل کے لیے کوششوں اور اقدامات سے قطع نظر نقد رقوم ہمارے نظام ادائیگی میں ایک بالاتر اہمیت رکھتی ہیں اور مستقبل قریب میں بھی ان کی اہمیت برقرار رہنے کا امکان ہے۔ چنانچہ انتظام کرنسی کو جدید بنانے کے لیے ہم آہنگ کوششیں کی جا رہی ہیں تاکہ عمدہ معیار کے بینک نوٹوں کی ملک بھر میں مناسب رسد کو یقینی بنایا جائے۔ بینکاری صنعت اور مرکزی بینک دونوں میں انتظام کرنسی کے عمل کی اصلاح اور اسے جدید تقاضوں کے مطابق بنانے کے لیے اگست 2015ء میں انتظام کرنسی کی ایک تفصیلی حکمت عملی جاری کی گئی۔ اس حکمت عملی کے بنیادی مقاصد یہ تھے: (i) بینکاری صنعت میں نقد کے انتظام کو خود کار بنانا تاکہ عام لوگوں کو اچھے معیار کے اور مشین سے تصدیق شدہ کرنسی نوٹ فراہم کیے جائیں، (ii) ایس بی پی بی ایس سی کی انتظام کرنسی کو جدید خطوط پر استوار کرنا، اور انتظام کرنسی میں کمرشل بینکوں کی شرکت اور کردار میں اضافہ کرنا، (iii) کمرشل بینکوں اور نقد رقم کی پراسیسنگ کے دیگر مراکز کی سخت نگرانی تاکہ صرف عمدہ معیار کے کرنسی نوٹ گردش میں آئیں، (iv) نقد رقم کے بین الینک لین دین کو فروغ دینا، اور (v) کرنسی نوٹوں میں جدید، قابل بھروسہ اور آسانی سے شناخت کی جانے والی سیکورٹی خصوصیات متعارف کرانا۔

اس حکمت عملی کے تحت بینکوں سے دیگر امور کے علاوہ یہ بھی تقاضا کیا جاتا ہے کہ وہ صرف مشین سے چھانٹے گئے اور تصدیق شدہ کرنسی نوٹ عوام کو جاری کریں تاکہ کوئی جعلی نوٹ بینکاری نظام کے ذریعے گردش میں شامل نہ ہونے پائے۔ جنوری 2017ء سے شروع ہونے والے پہلے مرحلے میں، 30 شہروں میں بذریعہ مشین بڑی مالیت (500 روپے اور اس سے زائد) کے تصدیق شدہ کرنسی نوٹوں کے اجرا کا تقاضا پورا کیا جائے گا، جبکہ جنوری 2018ء سے شروع ہونے والے دوسرے مرحلے میں بینکوں کی طرف سے ملک بھر میں ان کی برانچوں اور ای ٹی ایم سے تمام مالیتوں کے جو کرنسی نوٹ جاری ہوں گے وہ پہلے مشین سے تصدیق شدہ ہوں گے۔ اس حکمت عملی پر عمل درآمد عمدگی سے جاری ہے، سرکاری شعبے کے چند ایک بینکوں کے سوا تقریباً تمام بینکوں نے اپنی مشینوں کی اسٹیٹ بینک سے آزمائش اور تصدیق کرائی ہے اور وہ 30 بڑے شہروں میں اپنے سی پی سی اور / یا برانچوں میں کیش پراسیسنگ مشینوں کی تنصیب کے خاصے اگلے مرحلے میں آچکے ہیں۔ جو بینک مقررہ تاریخ تک اپنی مشینیں نصب نہیں کر سکیں گے انہیں دوسرے بینکوں / سی پی سی کے ساتھ مل کر بند و بست کرنا ہو گا تاکہ ان کی نقدی تصدیق شدہ ہو جائے اور وہ اپنے صارفین کو مشین سے تصدیق شدہ کرنسی نوٹ جاری کر سکیں۔ چنانچہ جنوری 2017ء سے نقد رقوم کی پراسیسنگ کا ایک نیا دور شروع ہو گا جس سے پاکستان انتظام کرنسی میں علاقائی اور بین الاقوامی بہترین روایات پر عمل کرنے والے ملکوں کے برابر آجائے گا۔

2.5.1 زیادہ مالیت والے کرنسی نوٹوں کی سیکورٹی خصوصیات میں اضافہ

زیادہ مالیت والے (500 روپے اور اس سے زائد) کرنسی نوٹ، جو جعل سازی کا زیادہ نشانہ بنتے ہیں، کی سیکورٹی خصوصیات میں اضافے کی غرض سے اسٹیٹ بینک آف پاکستان، پاکستان سیکورٹی پرنٹنگ کارپوریشن، سیکورٹی پیپر ز لمیٹڈ اور ایس آئی سی پی اے انکس پاکستان کی ایک مشترکہ کمیٹی نے سفارش کی تھی کہ زیادہ مالیت والے نوٹوں میں لیول I اور لیول II کی بعض جدید سیکورٹی خصوصیات کا اضافہ کیا جائے۔ کمیٹی کی سفارش کو اسٹیٹ بینک کے بورڈ سے منظوری کے بعد وفاقی کابینہ نے بھی منظور کر لیا تھا۔ چنانچہ اضافی سیکورٹی خصوصیات والے زیادہ مالیت کے کرنسی نوٹ 2017ء کی پہلی سہ ماہی کے خاتمے تک جاری کر دیے جائیں گے۔

2.5.2 کرنسی نوٹوں کی سیکورٹی خصوصیات کے حوالے سے آگاہی کی مہم

کرنسی نوٹوں کی سیکورٹی خصوصیات کے بارے میں عوام کی آگاہی اور سوجھ بوجھ بڑھانے کے لیے اسٹیٹ بینک نے دوران سال ویڈیوز اور اسمارٹ فون ایپلی کیشن متعارف کرائیں۔ سیکورٹی خصوصیات سے آگاہ ہونا جعل سازی کے خلاف پہلی دفاعی لائن ہے کیونکہ اس آگاہی کی بنا پر عوام اصلی اور جعلی نوٹوں کے درمیان فرق کر سکتے ہیں۔ یہ ویڈیوز پی ٹی وی اور دوسرے ٹی وی چینلوں سے عوام کے فائدے کے لیے نشر کی گئی ہیں اور یہ اسٹیٹ بینک اور کمرشل بینکوں کی ویب سائٹس پر بھی دستیاب ہیں۔ اسی طرح اسمارٹ فون ایپلی کیشن ”پاکستانی بینک نوٹس“ بھی ایپل اسٹور اور گوگل پلے اسٹور سے ڈاؤن لوڈ کی جاسکتی ہے۔ بینکوں سے بھی کہا گیا ہے کہ وہ اپنی اے ٹی ایم پر اور برانچوں کی انتظار گاہوں میں ان ویڈیوز اور ایپلی کیشن کی زیادہ سے زیادہ تشہیر کریں۔ اس کے علاوہ ایس بی پی بی ایس سی کے ملک بھر میں فیلڈ دفاتر کے ذریعے آگاہی مہم شروع کی گئی جس کے دوران ایوان ہائے تجارت، کاروباری انجمنوں، مارکیٹ کمیٹیوں، اسکولوں، کالجوں اور جامعات میں پاکستان کے کرنسی نوٹوں کی سیکورٹی خصوصیات پر سیمینار منعقد کیے گئے۔